Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۶۵/۷۰ ، نمبر ۱۶۶ ، منگل ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ، ۲۱ وفا ۱۳۶۰ ہش ، ۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل : ۵۲۵۴ ، خطبہ نمبر ۱۶ ، ٹیلیفون : ۴۴۹ ، قیمت ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۹ وفا ۱۳۶۰ ہش ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہمیشہ صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے اور غلبۂ دینِ حق کے سلسلہ میں حضور کے منصوبوں اور انتھک مساعی میں بے انداز برکت ڈالے ۔ آمین ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے ۔ آمین ۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کے موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی مستورات سے ایمان افروز خطاب

عظمتوں اور قدرتوں والے خدا کے سوا کسی اور کی خشیت تمہارے دل میں نہیں ہونی چاہیئے

اپنے نفسوں کو بھول کر خدا کے پیار میں زندگیاں گزارو اگر ایسا کرو گی تو خدا کی نعمت تم پر پوری ہوگی ۔ اس کے نتیجہ میں تم ان راہوں کو پالو گی جو سیدھی خدا کی رضا اور اس کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہیں ۔

دنیوی دولتیں ، اقتدار اور عزتیں سب اس صدی میں غائب ہو جائیں گی صرف محمدؐ اور اس کے خدا کا نام باقی رہ جائے گا

جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ فتح ۱۳۵۹ ہش (۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء) کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔ (بشیر احمد اختر ۔ صیغہ زود نویسی ربوہ)

خطاب شروع کرنے سے قبل ، تمغہ جات کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ سب جانتی ہیں کہ جو تعلیمی منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں جماعت نے ذہین بچوں اور بچیوں کی قابلیت کی داد کے لئے کچھ تمغے بھی دینے کا پروگرام بنایا ہے جو بورڈ یا یونیورسٹیز میں اول ۔ دوئم یا سوئم آئی طالب علم یا طالبات ، ان میں سے اول اور دوم کو سونے کے تمغے دیئے جاتے ہیں اور جو سوئم ہو اسے چاندی کا تمغہ دیا جاتا ہے ۔ اس وقت ہماری دو طالبات ایسی ہیں جنہیں اول آنے پر طلائی تمغہ اول کا مستحق قرار دیا گیا ہے ۔ عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کوئٹہ ، حال لاہور ، بلوچستان یونیورسٹی سے بی ۔ ایس سی کے امتحان میں ۴۴۸ ، سات سو میں سے نمبر لے کر ساری یونیورسٹی میں اول آئی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی قابلیت اور ذہن کو اور بڑھائے اور جلا پیدا کرے ۔ دوسرے عزیزہ امۃ الرزاق صاحبہ بنت ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کوئٹہ ، حال لاہور ، ان کی بچی بلوچستان انٹرمیڈیٹ بورڈ کے امتحان ایف ۔ ایس سی میں ۷۱۰ ، ایک ہزار میں سے نمبر لے کر طالبات میں اول آئی ہیں ۔ انہیں بھی

ہمارے قواعد کے مطابق

طلائی تمغہ اول کا مستحق قرار دیا گیا ہے ۔ ان کو بھی یہ اعزاز مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ ان پر فضل اور رحمتیں کرتا رہے اور تعلیمی میدان میں اور زندگی کے ہر دوسرے میدان میں ان کو ترقی کرنی نصیب ہو ۔ آمین !

اب جیسا کہ دستور ہے یہ تمغے جو ہیں یہ میں ٹرے پر رکھ کر ان بچیوں کے سامنے رکھوں گا باری باری اور وہ لیں گی اور پھر وہ پسند کریں گی کہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاتھ سے یہ تمغے پہنا دیں (حضور نے ان بچیوں کو تمغات عنایت فرمائے اور پھر فرمایا :۔)

ان سونے کے تمغوں کے علاوہ میں نے دعائیہ فقرے اور دستخطوں کے ساتھ قرآن کریم کا تحفہ بھی ان کے لئے یہاں رکھا ہے جو اُن کو دیتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن کریم کے پڑھنے ، سمجھنے ، قرآن کریم سے پیار کرنے ، اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

طلبہ کو تمغات آج ان شاء اللہ تعالیٰ میری تقریر سے پہلے مردانہ جلسہ گاہ میں دیئے جائیں گے وہ بھی آپ سن لیں گی ۔

پبلشر : مسعود احمد پرنٹر : سید عبد الحی مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت : دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حسب ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی :-

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (البقرہ - آیت : ۱۵۱)

پھر فرمایا :-

دین اسلام ایک بڑا ہی عظیم دین ہے اور قرآنی شریعت اس قدر حسین ہے کہ اس کا اندازہ کرنا انسانی ذہن کے لئے ممکن نہیں۔ اس تعلیم نے انسانی فطرت کے ہر پہلو کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ کوئی حکم تکلیف پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ تکالیف دور کرنے کے لئے اور ان سرچشموں اور منبعوں کو بند کرنے کے لئے ہے جہاں سے مصیبتیں اور تکالیف بہہ نکلتی ہیں۔ انسان کی اپنی غلطی کے نتیجہ میں۔ لیکن

یہ بھی ایک حقیقت ہے

کہ بہت سے جھوٹے خوف ہیں ہماری زندگی میں جو ہمیں نیکی کی راہوں کو اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔ مثلاً سادہ زندگی کا حکم ہے۔ ایک عورت کہتی ہے کہ اگر میں سادہ رہی تو میری ہمسائیاں جو ہیں وہ کیا کہیں گی۔ ان ہمسایوں کی خاطر اور ان کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو وہ توڑ دیتی ہیں۔ جو احمدی خاندان پاکستان سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں غیر ممالک میں روزی کمانے کے لئے گئے ان کی عورتیں ان ملکوں میں۔ جو انتہائی گندی زیست گزار رہے ہیں اور نہایت بھیانک اخلاقی ماحول میں سانس لے رہے ہیں ان لوگوں کے خوف کی وجہ سے اپنی نقاب اتار دیتی ہیں کہ اگر ہم نے پردہ کیا تو یہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ ہمیں شاید غیر مہذب سمجھیں، ذلیل جانیں۔ اسی قسم کے سینکڑوں خوف ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں احکام کی راہ میں روک بن جاتے ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بنیادی طور پر یہ حکم دیا ہے فَلَا تَخْشَوْهُمْ دنیا کی کسی ایسی طاقت سے یا ایسے معاشرہ سے یا ایسے ماحول سے یا ایسی تنقید سے تم خوفزدہ نہ ہو، جس کے نتیجہ میں تمہیں مجھ سے دوری کی راہوں کو اختیار کرنا پڑے۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ ایسی چیزوں کی خشیت تمہارے دلوں میں پیدا نہ ہو۔ وَاخْشَوْنِيْ صرف میری، صرف میری، صرف میری خشیت تمہارے دلوں میں پیدا ہو۔

خشیت کا لفظ ایک عربی لفظ ہے

اور اس کے معنی ہیں صفات اور ذات کی جو عظمتیں ہیں ان کو جاننا اور پہچاننا اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق اسے ہم استعمال کریں تو اس کے معنی ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقرے میں اسے بیان کیا ہے) آپ لکھتے ہیں :-

"اللہ جلشانہٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم کامل رکھتے ہیں"۔

اس واسطے خشیۃ اللہ دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اس کی صفات کے جو جلوے اربوں دفعہ ایک سیکنڈ میں اس کائنات میں ظاہر ہو رہے ہیں ان میں سے جس قدر ہماری استعداد ہو انہیں پہچانیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کیا وہ اس کا خالق ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک زندگی پیدا کی۔ یہ زندگی بہت سی اقسام کی ہے۔ انسانی زندگی ایک اور قسم کی ہے۔ حیوانات کی زندگی ایک اور قسم کی ہے۔ درندوں اور چرندوں کی زندگی میں پھر آگے فرق آجاتا ہے۔ درختوں کی زندگی ہے بکٹیریا اور وائرس (VIRUS) کی زندگی ہے۔ پتھروں کی اپنی زندگی ہے۔ جو سوئی گیس ہے اس کی اپنی زندگی ہے۔ اسے گھر میں جلاتے ہیں۔ وہ حصہ سوئی گیس کا ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اللہ حیّ و قیوم ہے یعنی زندگی دیتا بھی ہے۔ زندہ رکھتا بھی ہے اور جو مخلوق کی صفات اور طاقتیں ہیں انہیں پوری طرح محفوظ رکھنے کا کام بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لیا ہے وہ

قائم رکھنے والی ذات

ہے۔ اس کے ہزارہا جلوے ہماری زندگیوں میں ایسے بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ آپ میں سے جو کم سے کم پڑھی ہوئی عورت ہے اگر اس کا دماغ روشن ہو اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا پیار ہو، تو وہ ان جلووں کو دیکھ سکتی اور ان سے سبق حاصل کر سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کا تو کوئی حد بست ہی نہیں۔ غیر محدود عظمتوں کا مالک، بڑا عظیم ہے اپنی ذات میں، بڑی قدرتوں والا ہے اپنی صفات کے جلووں میں۔ بڑا احسان کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق پر جب وہ احسان کرتا ہے تو اس کا حسن روحانی آنکھ رکھنے والے کو اس کا دیوانہ بنا دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ پر عاشق ہو جاتا ہے۔ دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دنیا سے محبت ختم ہو جاتی ہے۔ دنیوی تعلقات کی وہ گرمی جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور صرف ایک ہی محبت سینوں میں سلگتی ہے اور وہ پیدا کرنے والے رب کی ہے۔

پس اپنے نفسوں کو بھول کے خدا تعالیٰ کے پیار میں زندگیاں گزارو۔ اگر ایسا کرو جس حد تک ایسا کر سکو خدائی نعمت تم پر پوری ہو گی۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا کہ کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو سوائے میرے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کرنا چاہتا ہوں اور اس کے نتیجہ میں تم ان راہوں کو پاؤ گی جو سیدھی خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی رضا اور اس کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ ورنہ وہ زندگی جو آج کی مہذب دنیا گزار رہی ہے اس کے اوپر ملمع تو چڑھا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت اتنی بھیانک، اتنی گھناؤنی ہے کہ تم اندازہ نہیں کر سکتیں۔ ابھی اس دورہ میں انگلستان میں ٹی وی پہ ایک دن پروگرام آیا۔ وہ شخص جو بول رہا تھا، اس کی آنکھیں بھی نم تھیں غصے اور غم میں اور ہماری کیفیت بھی ویسی ہو گئی۔ وہ یہ بیان کر رہا تھا کہ

انگلستان کا معاشرہ

اتنا گر چکا ہے کہ انگلستان کے بدمعاش جو ہیں وہ ہر سال کم و بیش پانچ ہزار کم عمر دس بارہ سال کی لڑکی کو خراب کرتے ہیں اور ان سے بچے پیدا ہو جاتے ہیں حرام کے اور جو تصویریں انہوں نے دکھائیں بچیوں کی وہ معصوم نظر آتی تھیں۔ آوارہ نہیں تھیں لیکن معاشرے میں ایک آوارگی ایسی تھی جن کے چنگل میں وہ پھنس گئیں اور اپنی عزت کھو بیٹھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں نے پہلے بھی کہا ہے اب بھی کہتا ہوں یاد رکھو اگر اسلام کو تم نے چھوڑا اور اس گندے معاشرہ کو اپنایا۔ اگر خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے کلام اور اس کی شریعت اور اس کی تعلیم پر اس تہذیب کو تم نے ترجیح دی تو تمہاری بچیاں بھی اسی طرح ناجائز بچے جننے شروع کر دیں گی۔ ایک موقع پر پریس کانفرنس میں ایک صحافی نے مجھ سے کہا کہ اسلام نے یہ جو پردے کی تعلیم دی ہے یہ تو عورتوں پہ بڑی سختی ہے۔ مَیں نے اسے کہا کہ اسلام تمہاری ماؤں اور تمہاری بیٹیوں اور تمہاری بہوؤں اور بہنوں کی عزّت کی حفاظت کے لئے یہ قانون بنا رہا ہے اور تمہیں وہ اچھا نہیں لگتا۔ تو وہ سمجھے۔ جو حالت ہے بعیزّتی کی اس کو چھپانے کے لئے ایک صحافی نے مجھ سے کہا کہ جو آوارہ عورتیں ہیں ان سے ہماری عزّت بچانے کے لئے آپ ہمیں کیا مشورہ دیں گے میں نے کہا اگر تم برقعے پہن لو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے نہ وہ خوش ہیں۔ مَیں ان کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں ان میں رہ کے پڑھتا رہا کئی سال۔ اب مَیں جاتا ہوں۔ ان سے ملتا ہوں باتیں کرتا ہوں ان کے حالات پوچھتا ہوں۔ بے تکلّف مجھ سے وہ بات کرتے ہیں۔ بالکل مطمئن نہیں اپنی زندگی پر۔ پیسہ ہے۔

سائنس میں ترقی کی ہے

بڑی بڑی عمارتیں بنالی ہیں۔ انسان کو ہلاک کرنے کے لئے ہائیڈروجن بم سے بھی زیادہ مہلک ہتھیار بنالئے ہیں جن کو نہ آپ جانتی ہیں نہ مَیں جانتا ہوں ابھی، کیونکہ وہ خفیہ رکھے ہوئے ہیں انہوں نے۔ اگر جنگ ہوئی تو پھر انسان کو پتہ لگے گا کہ انسان نے انسان کو قتل کرنے کے لئے کس قسم کے مہلک ہتھیار بنائے ہوئے ہیں۔ یہ سب اپنی جگہ پہ درست، لیکن اطمینان قلب نہیں۔ ان کے گھروں میں سکون نہیں خوشی کے حالات نہیں۔ ماں باپ کے بچوں کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔ خاوند کے بیوی کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں۔ اتنا گند ہے، اتنا دکھ ہے، اتنی مصیبت کی زندگی ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں جو تعلیم دی اگر اس کے مطابق زندگی گزار کے خدا کے بتائے ہوئے طریق کے نتیجہ میں سکھ اور چین کو پاؤ تو تم زندگی بھر اور تمہاری نسلیں بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی رہیں تو شکر ادا نہیں کر سکتیں۔

پس آج مَیں صرف ایک بات کہنے کے لئے یہاں آیا اور وہ یہ کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ۔ ان بڑی بڑی طاقتوں کا خوف دل میں نہ رکھو۔ جو دولتیں ہیں، جو اقتدار ہیں، جو دنیوی عزّتیں ہیں، جو دنیوی جتھے ہیں، مَیں اس صدی کے شروع سے یا شروع ہونے سے بھی کچھ عرصہ پہلے سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اس صدی میں یہ سب غائب ہو جائیں گے اور صرف محمد اور اس کے خدا کا نام اس دنیا میں رہ جائے گا اور بڑی بدقسمت ہوگی وہ عورت اور بڑا بدقسمت ہوگا وہ خاندان کہ جب اس عظیم انقلاب کی ابتدا ہو چکی، اس وقت وہ اس کی طرف پیٹھ کرے اور مغرب اور اس کی تہذیب کی طرف منہ کرے۔

فَلَا تَخْشَوْنِيْ وَاخْشَوْنِيْ

آپ افتتاحی تقریر بھی میری سنتی ہیں اور دوسری دو تقریریں بھی سنتی ہیں۔ لیکن جس طرح بڑی دعوت جس میں بہت سے کھانے ہوتے ہیں ساتھ چٹنی بھی ہوتی ہے۔ تو بطور چٹنی کے مَیں آپ کے پاس اس وقت ایک عظیم بنیادی حقیقت لے کر آیا ہوں یہ ایک بہت ضروری اور بہت بنیادی پوائنٹ (point) ہے مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں یعنی یہ کہ سوائے خدا کے کسی کی خشیت تمہارے دل میں نہ ہو اور خدا کی ہی خشیت ہو تمہارے دل میں۔ بلینک (Blank) نہ ہوں تمہارے دل۔ یہ نہیں کہ کسی کی بھی خشیت نہ ہو۔ خشیت ہو۔ صرف ایک کی خشیت ہو اور وہ ہمارا ربّ ہے۔ وہ ساری عظمتوں والا ہمارا ربّ۔ وہ ساری قدرتوں والا ہمارا ربّ، وہ ہر قسم کے احسان کرنے والا ہمارا ربّ، وہ حُسن کا سرچشمہ ہمارا ربّ، وہ ربّ جو اتنا پیار کرنے والا ہے، اتنا پیار کرنے والا ہے کہ جب ہم اس کی طرف جھکتے ہیں ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے پیار سے ہمارے گھروں کو، اپنے پیار سے ہمارے ذہنوں کو ہمارے دلوں کو، ہمارے سینوں کو بھر دیتا ہے۔ اس واسطے مَیں نے یہ کہا کہ وِرد کرو بار بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا زمانہ ہے۔ لَآ اِلٰهَ ہو جائے گا۔ غیر اللہ مٹا دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت، اللہ تعالیٰ سے پیار نوعِ انسانی کے دل میں قائم کر دیا جائیگا۔

خدا کرے کہ اس عظیم انقلابی جدّوجہد میں جس کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے آپ میں سے ہر ایک کا بھی حصّہ ہو۔ آمین!

دعا کر لیتے ہیں۔

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ہمارے ہاں ایک خادم عزیزم رفیع احمد طاہر ابن مکرم مقبول احمد صاحب نے لاہور بورڈ میں میٹرک کے امتحان میں ۶۸۱/۸۵۰ نمبر لے کر گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۱ سانگلہ ہل اور اسی طرح علاقہ کے تمام سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز رفیع احمد طاہر کی اس نمایاں کامیابی کو مزید امتیازی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز والدین۔ جماعت اور قوم و ملک کے لئے اسے مفید وجود بنائے۔

(حافظ محمود احمد ناصر
مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ سانگلہ ہل)

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کیلئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ جاری ہے۔ لہٰذا وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے (آمین)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کی تلاش

ملفوظات حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

رمضان کے آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اس کے اندر ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے۔

اور آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو۔

گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں یہ ضروری نہیں کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے

اس رات کے برکات بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کئے ہیں اور اپنی روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے جو انوار ایک دم میں تاریک دل کو نورانی بنا دیتے ہیں اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں سب سے زیادہ خوش کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کیلئے بھی کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اسے مل جاتا ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر دین کے معاملہ میں امن و امان اٹھ جاتا ہے اور لیلۃ القدر اس دعائے گنج العرش کی طرح رہ جاتی ہے جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ وہ ایسی دعا ہے جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا ہے اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے اور پھر ایسی دعا کا پتہ بھی چور کے ذریعہ لگا ہے نہ کسی ولی اور بزرگ کے ذریعہ۔ کہتے ہیں ایک چور تھا جس نے کئی خون کئے بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا لیکن جب جلاد اسے قتل کرنے لگے اور اس کی گردن پر کئی تلواروں کے وار کئے تو اسے ذرا بھی گزند نہ پہنچی اور ذرا بھی گردن نہ کٹی اس پر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ تلواریں اس کی گردن نہیں کاٹ سکیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر اس کی گردن ایسی ہی ہے کہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتی تو اسے پھانسی دے دو لیکن جب پھانسی پر چڑھایا گیا تو پھانسی بھی اس پر کوئی اثر نہ کر سکی اس کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی تو اس نے کہا کہ اچھا آگ میں ڈال دو مگر آگ نے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑا۔ پھر کہا گیا اسے اونچے پہاڑ پر سے گرا دو لیکن پہاڑ پر سے گرانے پر وہ اس طرح لڑھکتا ہوا نیچے آ پہنچا گویا کھیل رہا ہے پھر کہا گیا اسے وزنی پتھر سے باندھ کر پانی میں پھینک دو لیکن جب پھینکا گیا تو وہ پانی پر اس طرح تیرنے لگا جس طرح کارک تیرتا ہے۔ آخر بادشاہ نے اُسے اپنے پاس بلا کر کہا کہ ہم نے تجھے چور سمجھ کر سزا دینی چاہی تم تو بڑے باکرامت انسان ہو۔ اس نے کہا ہوں تو میں چور ہی مگر بات یہ ہے کہ میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ جتنے انبیاء گذر چکے ہیں ان کی نیکیوں کے برابر نیکیاں ایک دفعہ اس کے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہیں اس طرح خواہ کوئی کتنے گناہ کرے ایک دفعہ اس کے پڑھ لینے سے سب دور ہو جاتے ہیں اور کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں وہ دعا پڑھتا ہوں۔

تو نادانوں کی یہ دعا نکالی ہوئی ہے اگر لیلۃ القدر بھی اسی طرح کی ہو کہ خواہ کوئی ڈاکہ ڈالے، چوری کرے، قتل کرے، انبیاء کو گالیاں دے، شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرے لیکن اس رات دعا مانگ لے تو انبیاء کی دعائیں رد ہو جائیں گی مگر اس کی دعا رد نہیں ہوگی۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ پھر کسی کو نیک اعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مثلاً ایک شخص اس رات یہ یہ دعا مانگ لے کہ میں جو چاہوں کروں لیکن جاؤں جنت کے سب سے اعلیٰ مقام میں اور اعلیٰ درجہ میں اور یہ دعا ضرور قبول ہونی ہے تو پھر خواہ وہ کچھ کرے جنت میں ہی جائے گا۔ مگر یہ تعلیم اسلام کی تعلیم اور اسلام کے مغز کے قطعاً خلاف ہے

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ

اُس رات میں ایک خاص گھڑی ہوتی ہے جبکہ برکات نازل ہوتی ہیں اور خصوصاً جمعہ کی رات کو اس سے بڑا تعلق ہے۔

تو اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس گھڑی میں خواہ کوئی دعا کی جائے خدا تعالیٰ کو ضرور منظور کرنی پڑتی ہے اور وہ اسے رد نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے کچھ حد بندی کرنی پڑے گی جس کے ماتحت دعائیں اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حد بندیاں کیا ہیں۔ وہی ہیں جو شفاعت کے متعلق ہیں یعنی ایک ایسا شخص جو کوئی ایسی چیز مانگتا ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت دی جا سکتی ہے لیکن بعض عارضی روکیں پیدا ہو گئی ہیں جو امکان قدرت سے تعلق نہیں رکھتیں یا اس انسان کے درجہ سے تعلق نہیں رکھتیں وہ ایسے موقع پر مانگے گا تو اُسے مل جائے گا ورنہ اگر اس کا یہ مطلب ہو کہ خواہ کوئی کچھ کرے جو دعا بھی اس وقت مانگے وہی قبول ہو جائے گی تو ہو سکتا ہے کہ ایک شخص رمضان کے پہلے بیس روزے نہ رکھے۔ نہ نمازیں پڑھے نہ کوئی اور نیک کام کرے لیکن جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو تو مغرب کی نماز کے بعد سے لے کر صبح کی نماز تک دعا مانگتا رہے اور دن کو سو جائے نہ ظہر کی نماز پڑھے نہ عصر کی پھر رات کو یہ دعا مانگنا شروع کر دے کہ میں جو چاہوں کرتا رہوں مجھ سے کوئی باز پرس نہ ہو اور میں اعلیٰ سے مقام پر جنت میں رکھا جاؤں یہ ہرگز مفہوم نہیں ہو سکتا ان حدیثوں کا جو لیلۃ القدر کے متعلق آئی ہیں۔

دعا وہی سنی جا سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو اور یہ درست ہے کہ انبیاء کی ایسی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں ان کی وہی دعائیں نامنظور ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے قانون یا خاص تقدیر کے مقابلہ میں آ پڑتی ہیں اور انبیاء کو اس کا پتہ نہیں ہوتا ورنہ جو ایسی نہیں ہوتیں وہ قبول کی جاتی ہیں اور کبھی رد نہیں کی جاتیں یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات انبیاء کے منہ سے نکلے ہوئے فقرے اس صفائی کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں کہ لوگ خیال کر لیتے ہیں انہیں بھی قانون قدرت پر تصرف حاصل ہے لیکن وہ اہم امور جو خاص قدرتوں کے ماتحت ہوتے ہیں اور جن کے متعلق خدا کا قانون اور رنگ میں جاری ہوتا ہے ان کے متعلق نہ صرف یہ کہ انبیاء کے منہ سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی بلکہ مہینوں اور سالوں اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تو بھی منظور نہیں ہوتی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء اور اپنے مقربین کی دعائیں ان کی محبت اور پیار کی وجہ سے سنتا ہے مگر محبت اور پیار کی وجہ سے خدائی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دعائیں جو اس کے قانونِ قدرت یا خاص تقدیر کے خلاف ہوں انہیں قبول نہیں کرتا۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی بعض حد بندیوں کے ماتحت آتا ہے اور جب یہ بات تسلیم کی جائے گی تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ لیلۃ القدر میں آنیوالی گھڑی سے وہی فائدہ اُٹھائے گا جو اپنے اعمال کی رُو سے اس کا مستحق ہو گا پھر یہ حد بندی لگانے پر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھدی گئی ہے کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھا لے بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اس کیلئے لیلۃ القدر ہو گی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے ابتدائی ایام نیکی میں گذرتے ہیں اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اس کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقعہ رکھتا ہے پس لیلۃ القدر میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرائے گا اگر کوئی شخص اپنے طاقت کے ایام میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس وقت جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے اور کمزور ہو جانے کے باعث خدا تعالیٰ کی خاطر جسمانی اور مالی قربانی نہ کر سکے گا خدا تعالیٰ خود اس سے کرائے گا۔

پس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے وہ دراصل انسان کے انجام کی طرف اشارہ ہے اگر ایک انسان نے متواتر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی۔ اُس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی تو جب اس پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ اپنی ناطاقتی کی وجہ سے خدمتِ دین میں حصہ نہ لے سکے گا تو خدا تعالیٰ خاص طور پر اُس کی مدد فرمائے گا اور اس کی باتوں میں وہ اثر پیدا کر دیگا جو دوسروں کے کاموں میں بھی نہیں ہوگا کیونکہ اس نے اپنی ساری عمر خدا تعالیٰ رضا کے حصول میں خرچ کر دی اور دوسرے ابھی امتحان میں ہیں نہ معلوم ان کا کیا نتیجہ ہو۔ پس لیلۃ القدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ ایک انسان جس نے اپنی ساری عمر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی خدمت میں صرف کر دی تو کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب جہاد کے لیے نہیں جا سکے گا یا مالی قربانی نہیں کر سکے گا۔ اُس وقت اس کے دل میں جو نیک ارادے پیدا ہوں گے اُن کا ہی اس کو اتنا ثواب ملیگا جو جوانوں کو اُن کے کاموں کا نہیں ملے گا کیونکہ ان کی زندگی کی تو ابھی ابتداء شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی زندگی اور قویٰ خرچ کر کے انتہا کو پہنچ چکا ہے پس لیلۃ القدر پیدا کی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کے انجام کی خوبی کی طرف متوجہ کرتی ہے مگر دوسری طرف اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کا انجام اچھا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا اُس کی ابتداء بھی اچھی نہ تھی اور اس کی ابتدائی خدمات نیک نیتی اور خلوص پر مبنی نہ تھیں۔

پس لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ابتدا سے کام کریگا اس کا انتہا اچھا ہوگا اور دوم یہ کہ اگر کسی کیلئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ گو اس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا تھا اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے کہ جن کی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔

ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہیئے اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لیے ایسے سامان مہیا کرنے چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے ایام میں تو کام کریں، لیکن انجام کے وقت جب ان میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو جو اپنے محبوب بندوں کو دیتا اور جو پنشن کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے اُس وقت وہ اپنا خاص فضل نازل کرے اور اپنے برکات کا وارث بنائے۔

یہی سبق ہے جو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اُٹھائیں اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے اُس سے بھی مستفیض ہوں ہم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوں اور ہمارا آخری انجام اسی طرح ہو جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے۔

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۲۶ء)

"الفضل" کی قیمت میں اضافہ

قارئین کرام!

چھ ماہ سے زائد کا عرصہ گزرا ہے جبکہ ملک بھر کے اخبارات نے بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر اپنی قیمتوں میں ۲۵ پیسے کا اضافہ کیا تھا اس وقت ایک اخبار کی قیمت ۷۵ پیسے تھی۔ ہر اخبار نے اپنی قیمت ایک تہائی یعنی ۲۵ پیسے بڑھا دی تھی طباعت اور کاغذ کے اخراجات میں یہی اضافہ الفضل بھی برداشت کر رہا تھا اس لحاظ سے الفضل کی قیمت میں بھی ایک تہائی اضافہ یعنی ۴۵ پیسے کی نسبت سے ۱۵ پیسے جائز اور ضروری تھا۔ لیکن الفضل نے اس وقت اپنی قیمت میں اضافہ نہ کیا روزنامہ الفضل محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آفسٹ کے جدید نظام پر طبع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ یہ نظام جہاں اپنے اندر اچھی طباعت کی خوبیاں رکھتا ہے وہیں پر اس کے ساتھ پرانے نظام لیتھو کی نسبت طباعت و کتابت کے اخراجات دوگنا سے بھی زیادہ اٹھتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ نیا نظام اختیار کرنے کے بعد الفضل کو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کے زائد اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔

مندرجہ بالا دو وجوہات ایسی ہیں جن کی وجہ سے ادارہ الفضل نہایت معذرت کے ساتھ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ الفضل کی قیمت میں معمولی سا یعنی صرف دس پیسے فی پرچہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام ہماری مشکلات کو سمجھتے ہیں ہمیں یقین کامل ہے کہ احباب جماعت اپنے اس قومی آرگن کو زندہ اور مضبوط رکھنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

قیمتوں میں اس اضافہ کے بعد نئے نرخ مندرجہ ذیل ہوں گے:-

قیمت فی پرچہ:	۵۵ پیسے
سالانہ:	۱۲۵ روپے
ششماہی:	۶۴ "
سہ ماہی:	۳۳ "
خطبہ نمبر:	۳۵

امید ہے کہ احباب اپنے اس پیارے اخبار سے پہلے سے بڑھ کر تعاون فرمائیں گے۔

عباد اللہ گیانی

منیجر الفضل ربوہ

رمضان دُعاؤں کا مہینہ ہے

(محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ربوہ)

رمضان کے ان مبارک دنوں میں ہمیں دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے جماعتی اور انفرادی امور کے لئے پورے ذوق و شوق سے دُعائیں کرنی چاہئیں۔ قبولیت دعا کو رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے"

یہ دن دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کرنے کے دن ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رمضان اور روزہ کے ذکر کے ساتھ ہی قبولیتِ دعا کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ - (۲/۱۸۷)

اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اُسکی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی روزوں کا ذکر ہے۔ اس لئے اس آیت کے ذریعہ مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انکی حاجات کو پورا فرماتا ہے لیکن رمضان المبارک کے ایام قبولیتِ دعا کے لئے مخصوص ہیں اس لئے تم ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرو ورنہ اگر رمضان کے مہینہ میں بھی تم خالی ہاتھ رہے تو تمہاری بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔

دنیا میں ہر کام اپنے وقت کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے اگر اُس وقت وہ کام کیا جائے تو جیسے اعلیٰ درجہ کے نتائج اُس وقت مرتب ہوتے ہیں وہ دوسرے وقت میں نہیں ہوتے .....

..... اسی طرح دعا کے لئے بھی وقت مقرر ہیں ان وقتوں میں کی ہوئی دعا بھی بہت بڑے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اِتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مظلوم کی بددعا سے ڈرو کیونکہ جب وہ ہر طرف مصائب ہی مصائب دیکھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نہیں پاتا تو اس کی تمام توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھر جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے آگے گر پڑتا ہے اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرتا ہے قبول ہو جاتی ہے۔

..... دعا کی قبولیت کا ایک اور وقت بھی ہے جس کے معلوم کرنے کے لئے باریک قلبی کیفیات سے واقف ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور وہ وقت رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ آیت خدا تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ بیان کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس کا روزوں سے بہت گہرا تعلق ہے اور اس کے روزوں کے ساتھ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جس طرح مظلوم کی ساری توجہ محدود ہو کر ایک ہی طرف یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لگ جاتی ہے۔ اسی طرح ماہِ رمضان میں مسلمانوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی پھیلی ہوئی چیز محدود ہو جائے تو اس کا زور بہت بڑھ جاتا ہے۔ جیسے دریا کا پاٹ جہاں تنگ ہوتا ہے وہاں پانی کا بڑا زور ہوتا ہے اسی طرح رمضان کے مہینہ میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں۔

اس مہینہ میں مسلمانوں میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقع مل جاتا ہے اس وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا بلکہ انہیں قبول فرماتا ہے۔ اس وقت مومنوں کی جماعت ایک کرب کی حالت میں ہوتی ہے پھر کس طرح ممکن ہے کہ ان کی دعا قبول نہ ہو۔ درد اور کرب کی حالت کی دعا ضرور سُنی جاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ صفحہ ۴۰۹ - صفحہ ۴۰۷)

ہمارا فرض ہے کہ ان مبارک دنوں سے فائدہ اٹھائیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر پورے عجز و نیاز سے اپنے کرب اور مظلومیت کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں اور جماعتی مقاصد اور ذاتی اغراض کے لئے دعائیں کریں تا وہ رحیم و کریم ہماری جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنت کے دروازوں میں داخل ہونے کا موقع

ہمارے پیارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
"جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں"۔
اللہ تعالےٰ کی جنت کے دروازوں میں داخل ہونے کے لئے بدنی عبادات کے ساتھ ساتھ فی سبیل اللہ قربانیاں پیش کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔
اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے جب آپ ان مبارک ایام میں مالی قربانیوں میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ تو وقف جدید کو بھی ضرور یاد رکھیں اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے آمین
(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

فریضہ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔
ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ جاری ہے۔ لہٰذا وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے آمین
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دلچسپ مجلس مذاکرہ

جماعت احمدیہ مورو کے زیر اہتمام ۱۵/۸۱ کو ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عمر علی طاہر صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد محترم غلام باری صاحب سیف نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد بڑی وضاحت اور دلکش انداز میں بتائے۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر مہمانان کرام کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ کھانے کے بعد بھی یہ سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ سوالات کے جواب محترم مولوی صاحب موصوف کے ساتھ ساتھ محترم مولوی رشید احمد چغتائی صاحب بھی دیتے رہے۔ اس مذاکرہ میں ۳۱ غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا آغاز نماز مغرب کے بعد قریباً پونے آٹھ بجے ہوا اور قریباً ساڑھے دس بجے مولانا غلام باری صاحب سیف کے دعا کروانے کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔
(صدر جماعت احمدیہ مورو ضلع نواب شاہ)

ایک ضروری تصحیح

الفضل کی ۸ جولائی ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں معیار اوّل و دوم کے قرآن کریم کے نصاب میں غلطی سے سورۃ النحل کی بجائے سورۃ النمل لکھا گیا ہے۔ اصل نصاب سورۃ النحل کے پہلے بارہ رکوع ہیں۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء اور طالبات اس کی تصحیح فرمالیں۔ کلاس انشاء اللہ دس تا ۲۵ اگست منعقد ہوگی۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۳۰ احسان/جون ۱۳۶۰/۱۹۸۱ش کو بعد نماز مغرب دفتر انصار اللہ کے ہال میں مجلس عاملہ مرکزیہ نے اپنے دو رفقائے کار مکرم منیر الدین احمد صاحب (سابق مبلغ سویڈن) اور مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق (سابق مبلغ ہالینڈ) کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ منعقد ہوئی۔ آغاز تقریب تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ جو مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری زعیم اعلیٰ ربوہ نے کی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے قیادت اصلاح وارشاد کی جانب سے اور مکرم منور تنویم صاحب قائد عمومی نے مجلس عاملہ کی طرف سے ہر دو رفقاء کا پُر خلوص جذبۂ خدمت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی قابل قدر خدمات کو سراہا۔ اور امید ظاہر کی کہ آپ اپنی نئی جگہوں لاہور اور راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ متعین ہونے پر وہاں بھی مجلس کی سرگرمیوں کو مربوط طور پر آگے بڑھانے کی کوشش فرماتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔
جواب میں مکرم منیر الدین احمد صاحب نے مجلس عاملہ مرکزیہ کی طرف سے الوداعیہ ترتیب دینے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جتنا عرصہ بھی انہیں خدا کے فضل سے مجلس مرکزیہ میں صدر محترم کی راہ نمائی میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس سے انہوں نے بہت کچھ سیکھا اور نئے نئے مفید تجربات بھی حاصل ہوئے الحمد للہ۔
آخر میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رخصت ہونے والے دوستوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے اجتماعی دعا فرمائی اور اس طرح پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

سپاس تعزیت

خاکسار کے والد بزرگوار مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور سابق انچارج تحریک جدید و پرائیویٹ سیکرٹری کی اچانک وفات کی اطلاع خاکسار کو اسلام آباد میں ملی جہاں خاکسار حضور کے ساتھ تھا۔ حضور نے مجھے بلا کر تعزیت فرمائی۔ اگلے دن ربوہ تشریف لا کر حضور نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھائی
میری عدم موجودگی میں بہت سے عزیز رشتہ داروں اور دوستوں نے رشتہ داروں کو اطلاعات دینے اور جنازہ کی تیاری وغیرہ کے سلسلہ میں کافی مدد کی۔ اسی طرح حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور دیگر افراد خاندان سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اور دیگر احباب نے ہمارے گھر تشریف لا کر اظہار تعزیت فرمایا۔ بڑی تعداد میں دوستوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ اندرون اور بیرون پاکستان سے تعزیت فرمائی اور بہت سی جماعتوں اور ملکوں میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔
خاکسار اس تحریر کے ذریعہ سے اپنی اور اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کی طرف سے تہہ دل سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ خاکسار فرداً فرداً سب دوستوں کو جواب لکھ رہا ہے۔ اور احباب جماعت سے التماس کرتا ہے کہ ہم سب بہن بھائیوں محترمہ والدہ صاحبہ اور دیگر لواحقین کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں والد بزرگوار کے پاک نمونہ کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور والد صاحب کے درجات بلند فرمائے۔
لطف الرحمٰن شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری نصیر احمد صاحب لائیز سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور والے آجکل سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ شوگر کی وجہ سے طبیعت کچھ زیادہ خراب ہو گئی تھی اب طبیعت سنبھل رہی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مشتاق احمد سحر دارالحمد لاہور
۲۔ میری والدہ صاحبہ بیوہ میاں محمد یعقوب صاحب مرحوم قریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت والی لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا اکرام احمد محلہ دارالنصر غربی ربوہ
۳۔ میرا بھانجا عزیزم معین الدین ایک کیس میں ملوث ہے۔ احباب باعزت برأت کے لئے دعا فرمائیں۔
(رضیہ سلطانہ شفیق آباد فارم)
۴۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ (اہلیہ محترم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم گلاس فیکٹری قادیان) کی طبیعت بے حد خراب ہے۔ بے حد بے چینی ہے ایک منٹ بھی سکون نہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت ۱۵/۷ کی رات سے اچانک خراب ہو گئی۔ ہر دو مریضوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(فتح محمد خان دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد اصولی علاج کے لئے

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ۔ فون ۵۳۴

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹

گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیں

فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچا ٹاؤن - ۷۱۰۳۶۲

اجاب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

ٹویوٹا

گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر

الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں

۳۸۔ تبت سنٹر۔ بندر روڈ کراچی ؛ فون نمبر: ۷۴۶۰۹

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر الفضل)

ہارٹون کورس HEARTONE COURSE

دل کی دھڑکن کے لیے: PALPITATION CURE

دل کے درد کے لیے: HEARTPAIN CURE

دل کی جملہ امراض کے لیے: HEART TONIC CAPS

دل کی طاقت کے لیے: HEARTONE DROPS. Q

20 روزہ کورس قیمت -/160 پیکنگ و ڈاک خرچ -/5

40 روزہ کورس قیمت -/300 " " " "

بلڈ پریشر کورس HYPERTENTION COURSE

ہائی بلڈ پریشر کے لیے: HYPERTENTION CURE

فوری آرام کے لیے: HYPERTENTION TABS

دل کی طاقت کے لیے: HEARTONE DROPS. Q

20 روزہ کورس قیمت -/125 پیکنگ و ڈاک خرچ -/5

40 روزہ کورس قیمت -/240 " " " "

نوٹ:- اگر دل کی تکلیف کے ساتھ ہائی بلڈ پریشر بھی ہو تو ہارٹون - ہائی پرٹینشن کورس استعمال کریں۔ مشترکہ کورس قیمت -/205

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور - کراچی - ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون 607 - 606

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھو الشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲ ● چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۳۹۹۷

ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

میرے چھوٹے بھائی ملک محمد نواز صاحب مرحوم کی وفات پر جن احباب کرام نے بذریعہ خطوط دلی اظہار تعزیت فرما کر دلجوئی کی ہے۔ میں ان کا بہت ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ میں کوشش کروں گا کہ ہر عزیز کو فرداً فرداً شکریہ کا خط لکھوں۔ لیکن خطوط کی کثرت کے باعث تاخیر ہوگی۔ لہٰذا اخبار الفضل کے ذریعہ فوری طور پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے۔

(ایم کے ملک ڈپٹی اے۔ایم۔اے۔جی۔ راولپنڈی چھاؤنی)

درخواستِ دعا

ربوہ: ۱۸ جولائی محترمہ سیدہ صاحبزادی امۃ الباسط (بیگم محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم) مطلع فرماتی ہیں کہ محترم قاضی شوکت محمود صاحب حال مقیم امریکہ (جو حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے داماد ہیں) نیویارک میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت درد والحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ضروری اعلان

احباب کی سہولت کے لیے مکرم منور احمد صاحب (نیشنل آٹو موہنی بازار) برائے ضلع نواب شاہ الفضل کا نمائندہ مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب اُن سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور جو بھی رقم انہیں الفضل کے حساب میں ادا کی جائے اس کی رسید حاصل کریں۔ ممنون ہونگا۔

گیانی عباد اللہ
مینیجر الفضل ربوہ

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی مکانات و
پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر: ۵۳۵

جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
قابلِ اعتماد ادارہ
فضل عمر
پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون دفتر - ۶۴۰
فون رہائش - ۵۴۰

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ {مینیجر روزنامہ الفضل}

شیراز شاپنگ سینٹر — اقصیٰ روڈ ربوہ
پریشر کوکر اور ان کے پارٹس۔ کراکری۔ ڈنر سیٹ۔ ٹی سیٹ۔ واٹر سیٹ۔ فروٹ سیٹ ڈیزرٹ کولر۔ سٹیل الماری۔ ایئر کنڈیشنر ۱½ ٹن۔ واٹر کولر۔ بجلی کا سامان۔ لیڈیز وائل سوٹ صرف -/۳۸ روپے۔ آج ہی تشریف لائیں! (مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸، فون گھر ۵۳۵۰۰ - کو ہمیشہ یاد رکھیں!

قادیان کا قدیمی
محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خانصاحب گولبازار ربوہ
سٹاکسٹ: "شاہد شاپنگ سنٹر" بالمقابل سب تحصیل اقصیٰ روڈ۔ گولبازار ربوہ

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ
لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴ اور ۴۱۸۶۴۶ رہائش - ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت پلاٹ، مکان وغیرہ کے لیے
درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ
سے رابطہ قائم کیجئے!
لینڈ مارکس
پوسٹ بکس ۱۰۴۳۶ کراچی ۴
فون: ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا
نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ
ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷